بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ

خطبہ نمبر ۳۶

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۱۰ شعبان ۱۳۸۸ھ ۲ نبوت ۱۳۴۷ہش ۲ نومبر ۱۹۶۸ء	نمبر ۲۴۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے

تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے

"انسان کو چاہیئے کہ تقوے کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالےٰ پر بھروسہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنی ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالےٰ پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے۔ اگر تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالےٰ پر توکل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی۔ ایک شخص اونٹ پر سوار تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا۔ تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے۔ واپس آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکائت کی کہ میں نے تو توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا۔ آپ نے فرمایا کہ تُو نے غلطی کی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا اور پھر توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا۔

تدبیر سے مراد وہ ناجائز وسائل نہیں ہیں جو کہ آجکل لوگ استعمال کرتے ہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے احکام کے موافق ہر ایک سبب اور ذریعہ کی تلاش کا نام تدبیر ہے۔ ایسے ہی انسان کو اپنے نفس کے تزکیہ کے لئے تدبیر سے کام لینا چاہیئے اور شیطان جو اس کے پیچھے ہلاک کرنے کو لگا ہے اس کو دور کرنے کے واسطے تدبیر بھی سوچنی چاہیئے بلکہ صوفیا نے لکھا ہے کہ کسی سے فریب کرنا اگرچہ ناجائز ہے لیکن شیطان کے ساتھ یہ جائز ہے۔ غرض متقی بننے کے لئے دعا بھی کرو اور تدابیر بھی کرو۔ دعا سے خدا تعالےٰ کا فضل ہوتا ہے۔ لیکن اگر انسان نے تدابیر سے کچھ تیاری اُس کی ہوئی ہو وہ فضل کس کام آوے گا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کسان اپنی زمین کی کلبہ رانی تو نہ کرے۔ نہ اسے صاف کرے نہ سہاگہ وغیرہ پھیرے صرف دعا کرتا رہے کہ بارش ہو جاوے اور اناج تیار ملے تو اس کی دعا کس کام آوے گی۔ دعا اس وقت فائدہ دیگی جب کلبہ رانی کر کے زمین کو تیار رکھے گا۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۳۴-۳۳۵)

اخبار احمدیہ

—۰ ربوہ یکم نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—۰ ربوہ یکم نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین

—۰ مکرم الحاج میاں محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ اجتماع انصار اللہ میں شرکت کے لئے ربوہ گئے ہوئے تھے وہاں اجتماع کے آخری روز ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو آپ اچانک خطرناک طور پر بیمار ہو گئے۔ چنانچہ آپ اسی روز بذریعہ موٹر کار واپس جھنگ صدر تشریف لے آئے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ جھنگ)

—۰ سہ ماہی چہارم کا امتحان انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ نبوت ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۶۸ء بروز بدھ برائے ربوہ و بیرونجات منعقد ہوگا یہ امتحان عام حالات میں تو دسمبر میں ہی ہونا چاہیئے تھا لیکن رمضان کی وجہ سے ایک ماہ قبل لیا جا رہا ہے۔ پرچہ صرف ایک گھنٹہ کا ہوگا اس کا نصاب حسب ذیل ہے۔
(۱) برکات الدعاء
(۲) چاند دیکھنے، روزہ افطار کرنے اور محبت الٰہی کے حصول کے لئے مسنون دعائیں
(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

—۰ چوہدری محمد یعقوب خان صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ لاہور کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ زعماء صاحبان و پریذیڈنٹ صاحبان ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرماویں۔
(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

—۰ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں ۴ نومبر کو بوقت ساڑھے نو بجے صبح مینا بازار منعقد کی جائیگی۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مینا بازار کا افتتاح فرمائیں گی۔ ربوہ کی سب خواتین سے درخواست ہے کہ مقررہ وقت پر سکول میں تشریف لا کر مینا بازار کو کامیاب بنانے میں تعاون فرمائیں۔
(ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اللہ کے نام کے ساتھ جو قادر و توانا ہے میں تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتا ہوں

دفتر دوم کے معیار اخلاص کو اور دفتر سوم میں شامل ہونے والوں کی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کی جائے

ہمیں ہر وہ قربانی خدا کے حضور پیش کر دینی چاہیئے جس کی اس وقت ضرورت تقاضا کرتی ہے

دفتر دوم کی ذمہ داری میں انصار اللہ پر ڈالتا ہوں انہیں اس بارہ میں جماعتی نظام کی پوری پوری مدد کرنی چاہیئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ ماہ اخاء ۱۳۴۷ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

هَاأَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ (محمد آیت ۳۹)

اس کے بعد فرمایا:-

اللہ کے نام کے ساتھ جو قادر و توانا اور ربوبیت تامہ کا مالک ہے اور جس کے قبضہ میں تمام دل ہیں جب وہ چاہتا ہے اور ارادہ کرتا ہے تو اپنے فضل سے دلوں میں نیک تبدیلیاں پیدا کر دیتا ہے۔

میں تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتا ہوں

تحریک جدید کو شروع ہوئے ایک لمبا عرصہ ہو چکا ہے اور اس وقت اس کے مجاہدین کے تین گروہ ہیں۔ جن کو تحریک جدید کی اصطلاح میں دفاتر کہا جاتا ہے۔ یعنی دفتر اول۔ دفتر دوم اور دفتر سوم۔ سال رواں کا جب ہم تجزیہ کرتے ہیں تو یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ دفتر اول (جس کی ابتدا پر ۳۴ سال گزر چکے ہیں) کا وعدہ سال رواں کا ایک لاکھ پچپن ہزار روپیہ ہے اور دفتر دوم میں شامل ہونیوالوں کے وعدے تین لاکھ چوکن ہزار ہیں اور دفتر سوم میں شامل ہونے والوں کے وعدے اکتالیس ہزار ہیں اگر مختلف دفاتر میں شامل ہونے والوں کی اوسط فی کس آمد نکالی جائے تو دفتر اول کے مجاہدین کی اوسط ۴۶ روپے بنتی ہے۔ بہت سے احباب اس سے بہت زیادہ دیتے ہوں گے۔ اور جو غریب ہیں وہ

اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق

ہی تحریک جدید میں حصہ لیتے ہوں گے۔ لیکن اوسط ان کی ۴۶ روپے فی کس بنتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں دفتر دوم کے مجاہدین کے تحریک جدید کے چندہ کی اوسط انیس روپے بنتی ہے اور ۴۶ روپے اوسط کے مقابلہ میں یہ بہت کم ہے۔

دونوں دفاتر کی اوسط میں بڑا فرق ہے

دفتر سوم کے مجاہدین مال کی اوسط چودہ روپے فی کس بنتی ہے۔ اس میں اور دفتر دوم کی اوسط میں فرق تو ہے لیکن زیادہ فرق نہیں خصوصاً جب یہ بات ہمارے مدنظر رہے کہ اس میں شامل ہونے والے بہت سے بچے بھی ہیں جنہوں نے ابھی کمانا شروع نہیں کیا۔ ان کے والدین ان کی طرف سے کچھ چندہ تحریک جدید میں ادا کر دیتے ہیں اور جو کمانے والے ہیں وہ اپنی کمائی کی عمر کے ابتدائی دور میں سے گزر رہے ہیں۔ کیونکہ دنیا کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی انسان ملازمت کرتا ہے تو اسے عام طور پر گریڈڈ (graded) تنخواہ ملتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی تنخواہ کا ابتدائی حصہ اسے ملتا ہے اور پھر ہر سال ترقی ہوتی رہتی ہے۔ اس طرح اس کی آمد اس کی تعلیم قابلیت اور استعداد کے لحاظ سے کم ہوتی ہے۔ پھر جوں جوں اس کا تجربہ اور عمر بڑھتی جاتی ہے۔ اس کی آمد میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اگر ساتھ ہی اخلاص بھی اپنی جگہ قائم رہے تو اس کے چندہ میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے لیکن بسا اوقات اللہ تعالیٰ تھوڑی نیکی کرنے والوں کو نیکیوں کی مزید توفیق عطا کرتا ہے اخلاص کی نسبت بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور ان کے چندے بھی بڑھ جاتے ہیں۔

اس لحاظ سے جب میں نے غور کیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہم آج دفتر دوم میں شامل ہونے والوں سے یہ امید نہیں کر سکتے کہ ان کی اوسط بھی ۴۶ روپے فی کس تک پہنچ جائے۔ کیونکہ ان میں کم عمر اور ادھیڑ عمر کے بھی ہیں کم تربیت یافتہ بھی ہیں اور بعد میں داخل ہونے والے بھی ہیں لیکن میں نے سوچا اور غور کیا اور مجھے یہ اعلان کرتے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔

کہ

انیس روپے اوسط بہت کم ہے

اور آئندہ سال جو یکم نومبر سے شروع ہو رہا ہے جماعت کے انصار کو (دفتر دوم کی ذمہ داری آج میں انصار پر ڈالتا ہوں) جماعتی نظام کی مدد کرتے ہوئے (آزادانہ طور پر نہیں) یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ دفتر دوم کے معیار کو بلند کریں اور اس کی اوسط انیس روپے سے بڑھا کر تیس روپے فی کس پر لے آئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونسٹھ روپے فی کس اوسط پر لانا ابھی مشکل ہوگا اور یہ ایسا بار ہوگا جسے شاید ہم نبھا نہ سکیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر ہم کوشش کریں تو اس معیار کو دفتر اوّل کے چونسٹھ روپے فی کس کے مقابلہ میں انیس روپیہ سے بڑھا کر تیس روپیہ تک پہنچا سکتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمت اور توفیق اور مالوں میں برکت دے۔ اخلاص میں برکت دے تو یہی لوگ تیس سے چالیس اوسط نکالیں گے پھر پچاس اوسط نکالیں گے پھر ساٹھ اوسط نکالیں گے پھر ستّر اوسط نکالیں گے اور دفتر اوّل سے بڑھ جائیں گے لیکن آئندہ سال کے لئے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ جماعتیں اس طرف متوجہ ہوں گی اور میں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں اور کوشش کریں کہ آئندہ سال دفتر دوم کے وعدوں اور ادائیگیوں کا معیار انیس روپیہ فی کس اوسط سے بڑھ کر تیس روپیہ فی کس اوسط تک پہنچ جائے۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ سالِ رواں کے جو تین لاکھ چوّن ہزار روپے کے وعدے ہیں وہ پانچ لاکھ چالیس ہزار روپیہ تک پہنچ جائیں گے۔

دفتر سوم کے متعلق میرا تاثر یہ ہے

کہ اگرچہ ان کے حالات کے لحاظ سے چودہ اور انیس کا زیادہ فرق نہیں لیکن اس دفتر میں شامل ہونے والوں کی تعداد بہت کم ہے یہ ابھی تک تین ہزار تک پہنچے ہیں لیکن ہم باور نہیں کر سکتے کہ ہماری آئندہ نسل زیادہ ہونے کی بجائے تعداد میں پہلوں سے کم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو جو وعدہ دیا تھا کہ میں ان کے نفوس میں برکت ڈالوں گا اس وعدہ کو وہ سچے وعدوں والا پورا کر رہا ہے اور ہماری آئندہ نسل میں غیر معمولی برکت ڈال رہا ہے۔ دفتر سوم والوں کا عمر کے لحاظ سے جو گروپ بنتا ہے یعنی اس عمر کے احمدی بچے اور اس زمانہ میں نئے احمدی ہونے والے۔ ان میں سے جس نسبت سے افراد کو تحریک جدید میں شامل ہونا چاہیئے اس نسبت سے یہ تعداد تین ہزار سے بڑھنی چاہیئے اگلے سال کے لئے میں یہ امید کرتا ہوں کہ جماعت کوشش کرکے اس تعداد کو تین ہزار سے پانچ ہزار تک لے جائے گی اور ان کی اوسط چودہ سے اونچی کرکے بیس تک لے جائے گی اور اس طرح ان کا چندہ ایک لاکھ روپیہ بن جائے گا۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں تو اس کے نتیجہ میں یعنی ہم اپنی کوششوں میں دعاؤں اور تدبیر اور اللہ کے فضل کو جذب کرنے کے نتیجہ میں کامیاب ہو جائیں گے اور ہمارے وعدے (خدا کرے کہ وصولی بھی اس کے مطابق ہو) پانچ لاکھ پچاس ہزار سے بڑھ کر سات لاکھ نوّے ہزار بن جاتے ہیں اور اس کے لئے جو تدبیر میں بتا رہا ہوں وہ علاوہ دعا کے یہ ہے کہ ہم دفتر دوم کے

اخلاص کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کریں

اور ان کی اوسط کو انیس سے بڑھا کر تیس تک لے جائیں اور آئندہ نسل کے دل میں خدمتِ اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں اور اللہ تعالےٰ ہماری کوششوں کو کامیاب کرے تو ان کی تعداد تین ہزار سے بڑھ کر پانچ ہزار تک پہنچ جائے گی۔ میرے اندازہ کے مطابق تو یہ تعداد بہت بڑھ سکتی ہے لیکن اس زاویہ نگاہ سے کہ ہماری یہ پہلی کوشش ہوگی میں نے صرف پانچ ہزار تک کہا ہے ویسے میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعتیں کوشش کریں تو اسے آسانی سے دس ہزار تک لے جا سکتی ہیں لیکن اس تعداد کو پانچ ہزار تک تو انہیں ضرور لے جانا چاہیئے اور ان کے معیار کی اوسط کو بھی چودہ سے بیس تک کر دینا چاہیئے تا ہمارے چندے ساڑھے پانچ لاکھ سے بڑھ کر قریباً آٹھ لاکھ تک چلے جائیں۔

جب ضرورت پر ہم نظر ڈالتے ہیں

تو وہ اس سے زیادہ ہے۔ میں نے غالباً پچھلے خطبہ میں بھی بتایا تھا کہ جب کام شروع کیا گیا تھا تو بعض ممالک میں ہمارا ایک ایک مبلّغ گیا تھا انہوں نے وہاں جا کر کام کی ابتداء کی۔ انہوں نے خدا کی راہ میں قربانیاں دیں اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور احسان سے ان قربانیوں کو قبول کیا اور جماعت کی دعائیں رنگ لائیں۔ ان کے اچھے نتائج نکلے۔ اب وہاں جماعت کی تعداد بڑھ گئی ہے احمدیت اور اسلام کی طرف رغبت بڑھ رہی ہے۔ اور جس ملک میں ہمارا ایک مبلّغ گیا تھا اور اس کو بھی ہم ٹھیک طرح سے نہ کھلا سکتے تھے۔ نہ پہنا سکتے تھے۔ نہ اس کا علاج کر سکتے تھے۔ غربت میں قربانی اور اخلاص اور ایثار کی چھت کے نیچے رہ کر اس نے کام کیا اور اللہ تعالےٰ نے اُس کے کام میں برکت ڈالی اور اب انہی ممالک میں سے بعض ایسے ہیں جہاں ہمارے چالیس چالیس سکول بن گئے ہیں بڑی کثرت سے وہاں احمدیت اور اسلام پھیل گیا ہے اور ان لوگوں کو یہ احساس ہے کہ احمدیت کے طفیل جو صحیح اسلام انہیں ملا ہے وہ نعمتِ عظمیٰ ہے۔ قرآن کریم کی برکتوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض سے جب وہ حصّہ پاتے ہیں تو ان کے دل خدا کی حمد سے معمور ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے اُن بھائیوں کے بھی شکر گزار ہوتے ہیں جو دُور دراز ملک سے آئے اور انہیں حقیقی اسلام سے متعارف اور روشناس کرایا اور چونکہ اب ان کے دل میں احساس پیدا ہو چکا ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام انسان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اس لئے

ان کے دِل میں خواہش پیدا ہوتی ہے

کہ ہم ہی نہیں۔ ہمارے قبیلہ کا ہر فرد اسلام کی برکتوں سے حصّہ لینے والا ہو پھر وہ ہمیں تنگ کرتے ہیں کہ آپ نے جو چار پانچ مبلّغ ہمارے ملک میں بھیجے ہیں یہ کافی نہیں۔ اور میں نے بتایا تھا کہ ایک ایک مُلک نو نو مبلّغوں کا مطالبہ کر دیتا ہے۔ اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے نئے مبلّغ تیار ہونے چاہئیں اور نئے مبلّغ تیار کرنے میں خرچ بھی زیادہ ہوگا اور ان مبلّغوں کو دوسرے ممالک میں بھیجنے کے لئے زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوگی خصوصاً موجودہ حالات میں کہ ہمیں فارن ایکسچینج بہت تھوڑا ملتا ہے اس لئے بونس واؤچر خرید کر کرنا پڑے گا جو بہت زیادہ مہنگا پڑتا ہے۔ غرض بڑی مشکل ہے اور روپیہ

کی بڑی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو جب ہم دیکھتے ہیں تو بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کاموں میں برکت ڈالی ہے ہمارا فلاں مُلک میں صرف ایک آدمی گیا تھا اب اس ملک میں جماعت اس طرح پھیل گئی ہے کہ وہاں ہمارے اتنے سکول ہیں اور اتنی مساجد ہیں لیکن جب ہم اپنی کوششوں کے نتائج کو بیان کرتے ہیں تو اصل ضرورتیں بھی ہمارے سامنے آجاتی ہیں۔ اگر کسی ملک میں پچاس یا سو مساجد بن گئی ہیں تو ان مساجد کو آباد کرنے کے لئے مستحکم تربیتی نظام کی ضرورت پڑ گئی۔ پھر اگر ایک قبیلہ میں سے دس پندرہ یا بیس صد افراد احمدی مسلمان ہو گئے ہیں۔ بدمذہب کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔ دہریت کو انہوں نے الوداع کہی ہے۔ عیسائیت سے وہ بیزار ہوئے ہیں۔ تو باقیوں کو اسلام سکھانے کی ضرورت ہے۔ پھر جو مسلمان ہو گئے ہیں انہوں نے اسلام کے نور کو دیکھا ہے اور اللہ اور اس کی صفات کو پہچانا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بھائی بدقسمت ہیں انہیں خوش قسمت بنانے کے لئے اور کوشش کرو۔ غرض ہر چیز جو ہمارے لئے فخر کا باعث بنتی ہے وہ

ایک دوسرے زاویہ نگاہ سے

ہماری ضرورت کا اظہار کر دیتی ہے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہمیں مزید قربانیاں دینی پڑیں گی ورنہ ہمارا انجام بخیر نہیں ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بار بار یہ کہا ہے کہ انجام بخیر ہونے کی دعا مانگو کیونکہ وہ کام جو ۹۹ فیصدی ہو جاتا ہے اور ۱۰۰ فیصدی ہونے سے رہ جاتا ہے وہ ایک فیصدی بھی نہیں ہوتا۔ ایک شخص دس پرچے دیتا ہے ان دس پرچوں میں سے وہ نو میں کامیاب ہو جاتا ہے (اور یہ نوّے فیصدی کامیابی ہو گئی) لیکن دسویں پرچہ میں فیل ہو جاتا ہے تو جن نو پرچوں میں کامیاب ہوا تھا عملاً ان میں بھی فیل ہو گیا۔ اُسے اگلی کلاس میں نہیں چڑھایا جائے گا۔ پس

انجام بخیر ہونا چاہیئے

یعنی ہر کوشش۔ ہر جدّوجہد اور ہر سٹرگل (struggle) اپنے کامیاب انجام تک پہنچنی چاہیئے۔ اگر وہ کامیاب انجام سے ایک قدم پہلے رُک جاتی ہے تو ہماری ساری کوشش ضائع ہو جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہماری پہلی کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جو فضل کیا ہے اور اسلام کو غالب کرنے کے جو سامان پیدا کئے ہیں ان ضرورتوں کو ہم پورا کریں اور وقت کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے ہم ہر اُس قربانی کو خدا کے حضور پیش کر دیں جس کا آج کی ضرورت تقاضا کرتی ہے۔ اگر ہم آج کی

ضرورت کا تقاضا

پورا نہیں کرتے تو پہلے جو تقاضے ہم نے پُورے کئے وہ بھی رائیگاں جائیں گے کیونکہ ان کا آخری اور حقیقی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ لیکن اگر ہم اپنی پہلی کوششوں کے نتیجہ میں اپنی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے آج کی ضرورتوں کو پورا کر دیں تو پھر ہمارا ایک قدم آگے بڑھ گیا اور پھر اگلے سال ہمارا ایک قدم اور آگے بڑھ جائے گا۔ یہاں تک کہ ساری دُنیا میں اسلام غالب آجائے گا اور ساری دُنیا کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ ادیانِ باطلہ کبھی اپنے علمی گھمنڈ میں کبھی سائنسی تکبّر کے نتیجہ میں اور کبھی سیاسی اقتدار پر ناز کی وجہ سے اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہو تو اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ ان سارے منصوبوں کو ناکام کر دے گا اور اسلام کو غالب کر دیگا اور اسی طرف آپ کو بلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

سُنو تم وہ لوگ ہو جن کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو یعنی اس لئے خرچ کرو کہ ان راہوں کو کشادہ فراخ اور کُھلا رکھو جو اللہ کی طرف لے جانے والی ہیں۔ ادیانِ باطلہ نے۔ اندرونی کمزوریوں نے نفاق نے اور عملی سُستیوں نے ان شاہراہوں کو تنگ کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانیوالی ہیں۔ بعض جگہ تو رستے ہی غائب ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ دیہات میں ہم جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ جہاں پٹواری کے نقشہ میں بیس فٹ سڑک ہوتی ہے وہاں لوگوں کے آہستہ آہستہ سڑک کو کاٹ کر اپنے کھیتوں میں ملانے کے نتیجہ میں چار فٹ یا پانچ فٹ سڑک رہ گئی ہے۔ اسی طرح جو راستے اللہ تعالیٰ نے قائم کئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لیجانے والے ہیں انسان اپنی سُستی اور غفلت کے نتیجہ ہیں۔ انسان اپنی جہالت کے نتیجہ ہیں۔ انسان اپنی نفس پرستی کے نتیجہ ہیں۔ انسان شیطانی آواز کی طرف متوجہ ہونے کے نتیجہ میں ان راہوں کو تنگ کر دیتا ہے۔ پھر وہ تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میں یہ تنگی کیسے برداشت کروں۔ تنگی تو اس نے خود پیدا کی ہوتی ہے۔ ان رستوں کو اس نے خود تنگ کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

تمہیں خرچ کے لئے اس لئے بلایا جاتا ہے

کہ تم ان رستوں کو فراخ اور کشادہ رکھو تا تم بھی بشاشت سے ان کے اوپر چلتے چلے جاؤ اور جو باہر سے آکر اسلام میں داخل ہونیوالے ہیں ان کے دلوں میں بھی کوئی تنگی پیدا نہ ہو ان کی تربیت کر دی جائے اور بتا دیا جائے کہ یہ وہ راستہ ہے جو خدا تک لے جاتا ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر چل کر انسان خدا کی محبت کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر چل کر خدا پانے کے بعد وہ چیز مل جاتی ہے جو انسان کی ترقی کا موجب اور اس کی لذّت اور سرور کا باعث بنتی ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سُنو تمہیں اس خرچ کے لئے اس لئے بلایا جا رہا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو دُنیا میں قائم کرو اور انفاق فی سبیل اللہ کرو۔ تمہیں صرف "انفاق" کے لئے نہیں بلایا جاتا تم سے یہ بھی نہیں کہا جا رہا کہ اپنے اموال لاؤ اور جماعت کے سامنے پیش کرو بلکہ تمہیں کہا جا رہا ہے کہ اپنے اموال اس لئے لاؤ اور پیش کرو تا انسان اللہ تعالیٰ کے راستہ پر کامیابی کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ اور فراخی کے ساتھ چلنا شروع کر دے اور یہ راہیں اُسے اس کے محبوب ربّ تک پہنچا دیں۔

فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ لیکن ہوتا یہ ہے کہ

تم میں سے بعض بُخل کی طرف مائل ہو جاتے ہیں

اور یہ بات بھُول جاتے ہیں کہ جو شخص بُخل کرتا ہے۔ خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اس کے بُخل کے بدنتائج اس کو ہی بُھگتنے پڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے مال سے بعض دفعہ برکت چھین لیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص خدا کی راہ میں دینے سے گریز کرتا ہے اور بشاشت سے وہ قربانی نہیں دیتا تو مال تو اس کے پاس اس وقت تک ہی ہے جب تک اللہ تعالےٰ اس کے پاس اس مال کو رہنے دے۔ بعض دفعہ

اس کے گھر کو

آگ لگ جاتی ہے اس کا دس پندرہ ہزار یا بیس تیس ہزار روپیہ کا کپڑا آ رہا ہوتا ہے وہ کپڑا ٹرک سے چوری ہو جاتا ہے۔ وہ مال خریدنے جاتا ہے

تو کوئی جیب کترا اُسکی جیب سے رقم نکال کر لے جاتا ہے پھر وہ سوچتا ہوگا کہ کاش میں یہ مال خدا کی راہ میں پیش کر دیتا ہے اور اگر انسان بخل سے کام نہ لے تو پھر اللہ تعالےٰ اس کے مال میں برکت دیتا ۔

اور اسے بتاتا ہے کہ میں تمہارے مال کی حفاظت کر رہا ہوں ابھی پچھلی گرمیوں کی بات ہے ایک دوست مری کے قریب جہاں میں چند دن کے لئے گیا ہوا تھا ملنے کے لئے آئے۔ وہ زمیندار ہیں ان سے باتیں ہوئیں۔ انہوں نے دعا کے لئے کہا۔ میں نے کہا اللہ تعالےٰ نے تمہیں دولت دی ہے تم قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت کے لئے کوئی غیر معمولی رقم دو تاکہ اللہ تعالےٰ تمہارے مال میں اور بھی برکت دے تو وہ کہنے لگے کتنی ! میں نے کہا یہ میں نے نہیں بتانا میں سمجھتا ہوں کہ اس سے تمہارے ثواب میں کمی آجائے گی۔ تم اپنی بشاشت اور خوشی کے ساتھ جتنا دینا چاہو دے دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ایک عزیز کو بہت سی رقم دی۔ زیادہ تر رقم پانچ پانچ سو روپے کے نوٹوں پر مشتمل تھی، تھوڑی سی رقم روپیہ روپیہ پانچ پانچ روپے یا دس دس روپے کے نوٹوں کی شکل میں تھی اور اسے کہا کہ ربوہ جاکر پانچ سو روپیہ اشاعت تراجم قرآن کریم کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں۔ انہوں نے شائد کوئی زمین خریدی تھی اور وہاں ادائیگی کرنی تھی انہوں نے اپنے اس عزیز کو کہا کہ باقی رقم وہاں ادا کر دیں۔ اُن کا وہ عزیز جب میرے پاس آیا تو اُس نے بتایا کہ دیکھیں

اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ

کرنے سے برکت کیسے حاصل ہوتی ہے۔ میرے جیب میں یہ رقم تھی مجھے یاد نہیں اس نے جیب کترا کہا یا چور کا نام لیا بہرحال اس نے بتایا کہ جس جگہ پانچ پانچ سو نوٹوں پر مشتمل رقم پڑی تھی وہیں وہ رقم بھی تھی جو روپیہ روپیہ پانچ پانچ یا دس دس روپیہ کے نوٹوں پر مشتمل تھی۔ چور نے یہ تھوڑی سی رقم تو چوری کر لی اور بڑی رقم چھوڑ کر چلا گیا۔ وہ کہنے لگا ہم نے اللہ تعالےٰ کے رستہ میں دی ہوئی رقم کی برکت دیکھ لی۔ گو ابھی انہوں نے وہ رقم خدا کی راہ میں دینے کی نیت ہی کی تھی ابھی وہ رقم خدا تعالےٰ کے خزانہ میں نہیں پہنچی تھی۔

غرض اللہ تعالےٰ بتاتا ہے کہ میں ہی تمہارے اموال کی حفاظت کر رہا ہوں اگر میں حفاظت نہ کروں تو انہیں آگ لگ جائے۔ وہ چوری ہو جائیں یا گھر میں کسی کو بیماری آجائے اور اس پر اموال کا ایک حصہ خرچ ہو جائے۔ مثلاً بڑا پیارا بچہ بیمار ہو جائے باپ امیر آدمی ہے اس کو ہم نے کہا کہ تحریک جدید میں تمہیں اپنی حیثیت کے مطابق چار یا پانچ سو روپیہ دینا چاہیئے اس نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اب بچہ بیمار ہو گیا اور وہ اسے راولپنڈی، لاہور اور کراچی میں بہترین ڈاکٹروں کو دکھا رہا ہے اور ہزار دو ہزار روپیہ اس کا خرچ ہو جاتا ہے اب بچہ کو صحت مند رکھنے کا اس نے ٹھیکہ تو نہیں لیا ہوا اللہ تعالےٰ کا مرضی ہے وہ اسے صحت مند رکھے یا نہ رکھے۔ لیکن جو لوگ بشاشت سے خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں دیتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کے اموال میں برکت ڈالتا ہے اور اگر کبھی انہیں آزمانا ہو تو ان کو ثباتِ قدم عطا کرتا ہے اور وہ اپنے رب پر اعتراض نہیں کرتے

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بھی آزماتا ہے

وہ ان کا بھی امتحان لیتا ہے لیکن وہ بشاشت کے ساتھ یہی کہتے ہیں کہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ ہی مالک ہے اور اسی سے ہم نے خیر و برکت لینی ہے اگر اس نے ایک چیز لے لی تو اس سے ہمارا خزانہ تو خالی ہو گیا مگر اس کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ وہ پانچ سو لے گا تو پانچ لاکھ دے گا بھی چنانچہ ہماری جماعت میں بھی اس نے بہتوں کو ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں بہت زیادہ دیا ہے۔

غرض اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم بخل کرو گے تو اس کا نتیجہ بھی تمہیں خود ہی بھگتنا پڑے گا۔ کیونکہ اللہ کسی کا محتاج نہیں۔ تم سے اگر قربانیوں کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ مطالبہ اس لئے نہیں کیا جاتا کہ نعوذ باللہ خدا غریب اور فقیر تھا اور تم اس کو مالی امداد دے کر اسے تھوڑا بہت امیر بنانا چاہتے ہو اور اس کی ضرورتوں کو پورا کر رہے ہو وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

سچی بات یہی ہے

کہ تمہیں ہر آن ہر لمحہ اور ہر چیز کے لئے اللہ تعالےٰ کی احتیاج ہے اگر تم اس نکتہ کو سمجھو گے نہیں تو اللہ تعالےٰ تم سے برکتیں چھین لے گا۔ لیکن اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسی جماعت عطا کرے گا کہ جن کے اموال میں بھی وہ برکت ڈالے گا جن کے نفوس میں بھی وہ برکت ڈالے گا اور جن کے وجودوں میں بھی وہ برکت ڈالے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ جن گھروں میں وہ رہ رہے ہوں گے ان کو بھی بابرکت کیا جائے گا جس چیز کو وہ ہاتھ لگائیں گے وہ بھی بابرکت ہو جائے گی جو کپڑے وہ پہنیں گے وہ بھی بابرکت ہو جائیں گے یہ وعدے تو پورے ہونے ہیں لیکن اگر انتہائی قربانیوں کے نتیجہ میں تم ان وعدوں اور ان بشارتوں کے حقدار نہیں ہو گے تو یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وہ کچھ اور لوگ لے آئے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائیں گے اور لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ وہ قربانیاں دینے میں تمہاری طرح سُست اور نکمے اور بخیل نہیں ہوں گے بلکہ وہ حقائق کو سمجھیں گے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ پس آج تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے میں یہ اعلان بھی کرتا ہوں کہ دفتر دوم کے

اخلاص کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کی جائے

اور اوسط ۹ سے بڑھا کر ۳۰ تک لے جائی جائے اور دفتر سوم کی تعداد بڑھانے کی بھی کوشش کی جائے اور ان کے اخلاص کے معیار کو بھی تھوڑا اس بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ تا آئندہ سال تک ہمارے وعدے اور وصولیاں ساڑھے پانچ لاکھ کی بجائے سات لاکھ نوّے ہزار ہو جائیں اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں خیر و برکت ہے اور اس کی دو انگلیوں میں انسان کا دل ہے خدا کرے کہ اللہ تعالےٰ کی انگلیاں ایسے زاویہ پر ہلیں کہ آپ کے دل خدا تعالےٰ کی برکتوں اور اس کے نور سے بھر جائیں۔ اور آپ کا سینہ اس احساس ذمہ داری سے معمور ہو جائے کہ خدا کی راہ میں آج مالی قربانیاں دینے کی ضرورت ہے تا ہم بنی نوع انسان کو اس ہلاکت سے بچا سکیں جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا کرے۔

جماعت کراچی

اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسری جماعتوں سے آگے نکل گئی ہے ابھی ان کی تار مجھے ملی ہے کہ سال رواں میں ان کا وعدہ ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ کا تھا۔ اس میں سے وہ اب تک پچانوے ہزار روپیہ جمع کر چکے ہیں اور باقی چھ ہزار روپیہ (وہ امید رکھتے ہیں کہ) اس مہینہ کے آخر تک جمع کر لیں گے۔ اگرچہ ہمارا وعدوں کا سال یکم نومبر سے شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن ہماری ادائیگیاں کچھ عرصہ بعد تک جیتی رہتی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کراچی اپنا وعدہ بھی اور ادائیگی بھی یکم نومبر سے پہلے پہلے کر دیگی۔ انشاء اللہ۔ اور آئندہ سال کے لئے انہوں نے ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ کی بجائے ایک لاکھ پانچ ہزار روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔

میں نے سوچا تھا کہ کراچی کی جماعت چونکہ پہلے ہی اپنے اخلاص اور قربانی میں بلند مقام پر ہے اور ان کا وعدہ ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ قریباً ان کی استعداد کی انتہا تک پہنچا ہوا ہے۔ میرا خیال تھا کہ اجتماع انصار اللہ میں جب میں تحریک جدید کے چندہ کے متعلق مختلف جماعتوں کے نمائندوں سے سوال کروں گا تو میں ان سے یہ نہیں کہونگا کہ ایک لاکھ ایک ہزار سے کچھ آگے بڑھیں چند روپے تو بہرحال بڑھنے چاہئیں لیکن زیادہ بڑھانے کے لئے نہیں کہونگا۔ لیکن وہ خود ہی ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ سے بڑھ کر ایک لاکھ پانچ ہزار روپیہ تک پہنچ گئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں بہت سی جماعتیں ہیں جو اپنی طاقت اور استعداد اور اگر میں یہ کہوں کہ اپنے اخلاص کے مطابق تو یہ غلط نہیں ہوگا کے مطابق وہ تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر تحریک جدید کی اہمیت واضح نہیں ہوئی اگر ان مخلصین جماعت پر ان کاموں کی اہمیت کو واضح کیا جائے اور بنی نوع انسان کی ضرورت کا احساس انہیں دلایا جائے اور جو تھوڑی بہت قربانیاں انہوں نے دی ہیں یا وہ آئندہ دینگے ان سے جو شاندار نتیجے نکلے ہیں یا ہم اپنے رب سے توقع رکھتے ہیں کہ آئندہ نکلیں گے۔ وہ ان کے سامنے رکھے جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں سے اس مالی قربانی میں پیچھے رہ جائیں دفتر تحریک جدید کو بھی اور جماعت کے دوسرے عہدیداروں کو بھی زمینداروں کے سامنے یہ باتیں رکھنی چاہئیں اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے

زمینداروں کی آمد بہت بڑھ گئی ہے

گو بعض جگہ بعض دقتیں بھی ہیں لیکن اچھے بیج مل گئے ہیں سپائی کی بہتات ہے اور کھاد بھی نسبتاً سہولت سے مل جاتی ہے اس طرح زمینداروں کی آمدنیاں دوگنا تین گنا چار گنا ہو گئی ہیں میرے علم میں ہے کہ بعض چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی بھی آمد پانچ پانچ گنا ہو گئی ہے۔ مثلاً گذشتہ سے پیوستہ سال جس کی ساری کاشت میں گندم کی ستر پچھتر من پیداوار ہوئی تھی پچھلے سال ان کی پیداوار ساڑھے تین سو اور چار سو من کے درمیان چلی گئی۔ بہرحال میرے ذاتی علم میں بعض ایسے زمیندار ہیں جنکی آمدنیاں دوگنا۔ تین گنا چار گنا یا پانچ گنا ہو گئی ہیں اگر کسی زمیندار کو اب دگنی آمد ہو رہی ہے اور اس زائد آمد سے اُس نے اگر پہلے تحریک جدید میں کچھ نہیں دیا تھا تو وہ اب اس چندہ میں کچھ دے اور اگر اس نے پہلے کم دیا تھا تو اب کچھ زیادہ دے دے اللہ تعالیٰ فضل کرے تو ان کی فصلیں بہت زیادہ اچھی ہو سکتی ہیں اور اس طرح ان کی آمد اور بڑھ سکتی ہے اور پھر ساتھ ساتھ دعا بھی کرے۔

زمینداروں کو چاہیئے

کہ وہ اپنے کھیتوں میں جا کر ضرور دعا کیا کریں۔ اور خصوصاً وہ دعا کریں جو قرآن کریم نے سکھائی کہ

مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

یہ دعا جو قرآن کریم میں آتی ہے یہ زمینداروں اور باغوں کے مالکوں کی دعا ہے۔ اگر آپ یہ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ آپ کے مال میں برکت دے آپ کی قربانیوں میں بھی برکت دے اور آپ کی اولاد میں بھی برکت دے۔ ساری برکتوں سے آپ مالا مال ہو جائیں۔ پھر دل میں یہ سوچیں کہ حقیر سی قربانیاں پیش کی تھیں اور ہمارا رب کتنا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے کہ اس نے کتنے ہی اچھے اور اعلیٰ نتائج ان کے نکالے ہیں۔ دل میں تکبر اور ریا نہ پیدا ہو۔

ضروری اعلانات برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱ - لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے روزنامچہ اور کھاتہ کے کاغذ چھپوائے ہیں۔ جن لجنات کی نمائندگان شوریٰ کے موقعہ پر ربوہ آئی تھیں۔ وہ تو مذکورہ بالا کاغذات لے گئی ہیں۔ لیکن جن لجنات کی نمائندگان نہیں آئیں وہ بہت جلد ہم سے یہ کاغذات منگوالیں تاکہ حساب رکھنے میں انہیں سہولت ہو جائے۔

۲ - گذشتہ اجتماع کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو تقریر عورتوں میں تعلیم القرآن کے متعلق فرمائی تھی۔ وہ دفتر لجنہ مرکزیہ نے ٹریکٹ کی صورت میں چھپوائی ہے۔ یہ مفت تقسیم کرنے کے لئے ہے۔ جن لجنات نے یہ ٹریکٹ نہیں لیا وہ ہمیں لکھیں تاکہ انہیں بھجوا دیا جائے۔ اسی طرح حضور کا خطبہ جمعہ رسومات کے متعلق بھی ٹریکٹ کی صورت میں ہمارے پاس ہے۔ اسکے متعلق بھی لجنات آرڈر بھجوالیں۔ یہ دونوں ٹریکٹ مفت تقسیم کے لئے ہیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

یادِ محمود کا دوسرا ایڈیشن

حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وصال پر حضور کی یاد میں احمدی شعرا نے جو نظمیں کہی تھیں گذشتہ سال انہیں "یادِ محمود" کے نام سے کتابی صورت میں اہتمام کے ساتھ شائع کیا گیا تھا۔ یہ کتاب جلسہ سالانہ کے ابتدائی ایک دو دنوں میں ہی ختم ہو گئی تھی اب اسے دوبارہ دیدہ زیب صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی احمدی شاعر کی نظم اس میں شائع ہونے سے رہ گئی ہو یا وہ اپنے کلام میں کوئی اصلاح چاہتے ہوں تو فوری طور پر اطلاع دیں تاکہ اسے ملحوظ رکھا جا سکے۔

نیز جو اصحاب یہ کتاب ابھی خریدنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی مطلوبہ تعداد سے ابھی اطلاع دیدیں تاکہ ان کے لئے کتاب ریزرو رکھی جائے۔ اور گذشتہ سال کی طرح وہ محروم نہ رہ جائیں۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بہنوں کی تربیت

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَکُوْنُ لِاَحَدٍ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَیُحْسِنُ اِلَیْھِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ

(ادب المفرد)

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید الخدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مومن کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں۔ اور وہ ان سے حسن سلوک کرے تو وہ خدا کے فضل سے ضرور جنت میں داخل ہو گا۔

تشریح:۔ بہنوں سے حسن سلوک بھی مومن انسان کو جنت کا وارث بنا دیتا ہے۔

(۲) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَسْتَاْذِنُ عَلٰی اُخْتِیْ فَقَالَ نَعَمْ فَاَعَدْتُ فَقُلْتُ اُخْتَانِ فِیْ حِجْرِیْ وَاَنَا اَمُوْنُھُمَا وَاُنْفِقُ عَلَیْھِمَا قَالَ نَعَمْ۔ (ادب المفرد)

ترجمہ:۔ حضرت عطا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے دریافت کیا کہ جس گھر میں صرف بہن ہو تو کیا پھر بھی اطلاع و اجازت ضروری ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا کہ میں اپنی دو چھوٹی بہنوں کے متعلق پوچھتا ہوں جو میری تربیت میں ہیں۔ اور میں ان کا نگران ہوں اور ان کے اخراجات کا ذمہ دار ہوں۔ کیا ان کے پاس داخل ہوتے بھی اطلاع اور اجازت ضروری ہے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہاں ضروری ہے۔

تشریح:۔ گو والدین کے نہ ہونے کی صورت میں چھوٹی بہنوں کی تربیت بھائیوں کے ذمہ ہے۔ لیکن بہنوں کے گھر میں داخل ہوتے وقت بھی اطلاع و اجازت لازمی قرار دی گئی ہے۔ کیونکہ بسا اوقات عورتیں گھر میں بے تکلفی کے انداز میں اوڑھنی وغیرہ اتار کر بیٹھی ہوتی ہیں۔

تاریخ سلسلہ احمدیہ

ہر حالت میں راستبازی پر قائم رہنے کی ایک درخشاں مثال

۱۸۷۷ء میں امرتسر کے ایک عیسائی رلیا رام وکیل نے آپ کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا۔ جس کی تفصیل حضور ہی کے الفاظ میں درج کی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا اور وہ وکیل بھی تھا۔ اور امرتسر میں رہتا تھا۔ اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا۔ ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا۔ اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی اس لئے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا۔ اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کی وجہ سے یہ موقعہ ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً جرم تھا۔ جس کی اس عاجز کو بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک خانہ کی رو سے پانچ سو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا۔ اور قبل اس کے کہ جو مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو رؤیا میں اللہ تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے بھیجا ہے۔ اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس کر دیا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام آسکتی ہے۔

غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ طلب کیا گیا۔ انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اور کوئی راہ نہیں۔ اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو۔ کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رلیا رام نے خود خط ڈال دیا ہو گا۔ اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا۔ کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا۔ اور دو چار جھوٹے گواہ دے کر بریت ہو جائے گی۔ ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے۔ اور کوئی طریق رہائی نہیں مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہو گا سو ہو گا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور میرے مقابل ڈاک خانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا۔ اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا؟ اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے؟ تب میں نے بلا توقف جواب دیا۔ کہ یہ میرا ہی خط ہے اور میرا ہی پیکٹ ہے۔ اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا۔ مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالےٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاک خانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو (No No) کر کے اس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی۔ اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سنکر میں عدالت کے کمرے سے باہر ہوا۔ اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا۔ جس نے ایک انگریز افسر کے مقابل مجھ کو ہی فتح بخشی۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالےٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی۔

میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا۔ میں نے کہا۔ کیا کرنے لگا ہے تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا۔ اور کہا کہ خیر ہے خیر ہے۔"

(حیات طیبہ صفحہ ۵۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

مسلمانوں کی ترقی قرآن کریم سے وابستہ ہے

یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ مسلمانوں کا سنجیدہ اور ذی علم طبقہ اب یہ محسوس کرنے لگا ہے کہ مسلمانوں کو اسلام کے متعلق معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہماری ترقی اور نشاۃِ ثانیہ کا ذریعہ فقط یہی ہے کہ ہم قرآنِ کریم کی طرف رجوع کریں اور اسے اپنی زندگیوں کا لائحہ عمل بنائیں۔ چنانچہ دانش گاہ تہران کے استاذ تاریخ ڈاکٹر سید حسن نصیر صاحب سے جب ایک اخباری نامہ نگار نے یہ دریافت کیا کہ

"مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کا حل قرنِ اولیٰ کی طرف رجعت میں ہے یا مغرب کی طرف پیش قدمی میں"

تو انہوں نے اس کے جواب میں فرمایا:۔

" قرآن و سنت کی حقیقی تعلیم ہمیں قرنِ اوّل ہی سے مل سکتی ہے اس لئے ہمیں بہرحال اسلام کے اوّلین دَور کی طرف رجوع کرنا ہو گا ۔۔۔ ہمارے لئے سلامتی کی راہ یہی ہے کہ مغرب کی ایجادات اور فنی ترقی سے تو استفادہ کریں لیکن اہلِ مغرب کے لباس، رہن سہن اور ثقافت کو اختیار کرنے سے مکمل پرہیز کیا جائے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ جب بھی مغرب سے کوئی چیز اخذ کی جائے تو اس پر ہر سطح پر اسلام کے اصول منطبق کئے جائیں۔۔۔ تیسری بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ زندگی میں مسلمان اسلام پر ہر حالت میں عمل کر سکتا ہے۔ کوئی عُذر ایسا نہیں جو اسے اسلام پر چلنے سے روک سکے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ ہر چیز پر اسلام کے فلسفہ کی روشنی میں غور کریں اور معذرت خواہانہ طرزِ فکر ہرگز اختیار نہ کریں" (نوائے وقت)

یہ ایک حقیقت ہے کہ انیسویں صدی عیسوی میں عیسائیت اور مغربی اقوام کے عروج کے ساتھ ہی قریباً ہر رنگ کے مسلمان مفکرین نے اسلام کے بارہ میں معذرت خواہانہ رویہ اختیار کر لیا تھا۔ خود برعظیم ہند و پاک کے مسلمان اکابرین نے اس زمانہ میں اسلام کے دفاع میں جو کتب تحریر کیں ان میں سے بیشتر میں یہی نظر آتا ہے کہ وہ اسلام کے ہر مسئلہ کو مغربی نقطۂ نگاہ کے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرتے تھے۔ اس زمانہ میں سب سے پہلی آواز اس معذرت خواہانہ رویہ کے خلاف حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بلند کی تھی اور بتایا تھا کہ مغربیت سے مرعوب ہونے کی بجائے مسلمانوں کی ترقی کا راز اس میں مضمر ہے کہ وہ قرآن کریم کی طرف رجوع کریں اور اسے اپنا لائحہ عمل بنائیں۔ چنانچہ حضورؑ نے بارہا اور مختلف پیرایوں میں اس امر کا اظہار فرمایا کہ:۔

"کوئی مجھ کو بتلائے کہ کیا پہلے زمانہ میں جب (مسلمان) قوم بنی تھی تو وہ یورپ کی اتباع سے بنی تھی؟ کیا مغربی قوموں کے نقشِ قدم پر چل کر انہوں نے ساری ترقیاں کی تھیں؟ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ہاں اسی طرح ترقی کی تھی تو بے شک گناہ ہو گا اگر ہم اہلِ یورپ کے نقشِ قدم پر نہ چلیں۔ لیکن اگر ثابت نہ ہو اور ہرگز ثابت نہ ہو گا تو پھر کس قدر ظلم ہے کہ اسلام کے اصولوں کو چھوڑ کر قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دُنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا۔ ایک دُنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے۔ جو لوگ اسلام کی بہتری اور زندگی مغربی دُنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے کامیاب، وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔" (الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء منقول از ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۶ صفحہ ۱۵۶-۵۷)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے آج سے کم و بیش ستر برس قبل جو کلمہ حق بلند کیا تھا آج بیشتر مسلمان مفکرین اس کی اہمیت و صداقت کے قائل ہوتے جا رہے ہیں اور اس حقیقت کو سمجھنے لگے ہیں کہ

'ہماری ترقی مغربیت کی تقلید میں نہیں بلکہ قرآن کریم پر عمل کرنے میں ہے'

• ہڑتالوں کی وبا

ہڑتالوں۔ مظاہروں۔ قانون شکنی اور بالآخر تشدد پر اُتر آنے کی وبا اب اتنی بڑھ چکی ہے کہ کم و بیش ساری دنیا اس سے متاثر ہے۔ حکومتوں کے لئے یہ مسئلہ اب ایک مستقل دردِ سر بن چکا ہے کہ اس وبا کو کس طرح روکا جائے اور نئی نسلوں کو اس کی تباہ کاریوں سے کیونکر بچایا جائے۔ وہ عناصر بھی اس سے نالاں ہیں جو پہلے خود اس میں حصہ لیتے رہے یا اس کی حوصلہ افزائی کرتے رہے ہیں۔

اس وقت امریکہ انتہائی متمدن اور ترقی یافتہ ملک سمجھا جاتا ہے وہاں پر اب یہ حالت ہے کہ ایک خبر میں یہ بتایا گیا ہے کہ:۔

"میکسیکو نیشنل یونیورسٹی کے طالب علم منگل کے روز انتہائی ڈرامائی انداز میں ہاتھوں میں لاٹھیاں پتھر اور آہنی سلاخیں وغیرہ لے کر یونیورسٹی میں داخل ہوئے اور شدید پتھراؤ شروع کر دیا۔ انہوں نے ریکٹر کے دفتر پر قبضہ کر لیا اور یونیورسٹی ریڈیو سٹیشن سے اپنے ساتھیوں کے لئے ہدایات جاری کرنا شروع کر دیں۔۔۔ یونیورسٹی میں قانون کی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور سربراہ کے درمیان چند ہفتے قبل اس بناء پر جھگڑا ہو گیا تھا کہ ریکٹر نے طلبہ کے مطالبات ماننے سے انکار کر دیا تھا چنانچہ ہزاروں طالب علموں نے ہلّہ بول دیا اور ریکٹر کو پکڑ کر زبردستی اسے استعفےٰ دینے پر مجبور کیا۔ سینکڑوں طلباء نے اسے زبردستی کار میں دھکیل دیا اور کیمپس سے باہر جانے پر مجبور کر دیا۔ یونیورسٹی کا جدید طرز کا کیمپس جہاں ۸۵ ہزار طلباء زیرِ تعلیم ہیں میدانِ جنگ کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔۔۔ پوری عمارت کے فرش پر جابجا کھڑکیوں اور دروازوں کے ٹوٹے ہوئے شیشے بکھرے پڑے ہیں"

(امروز لاہور)

اس خبر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دورِ حاضرہ کی نئی نسل کدھر جا رہی ہے۔ جب خود قانون کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ ہی — جن سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بڑے ہو کر قانون کی حفاظت کریں گے — قانون شکنی پر آمادہ ہوں تو خود ہی سوچ لیجئے کہ عام نوجوانوں کی کیا حالت ہو گی اور وہ کیا کچھ نہ کریں گے۔

اسلام اس قسم کی ہڑتالوں، مظاہروں اور قانون شکنی کے خلاف ہے اور جماعتِ احمدیہ روزِ اوّل سے ہی اس اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دنوں دُنیا میں اخلاق کے جس دوہرے معیار سے بالعموم کام لیا جاتا ہے قانون شکنی اور بدامنی کی یہ وبا بھی اسی کی پیداوار ہے۔ لوگ دوسروں سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے تو اس قسم کی حرکات کو نہ صرف جائز بلکہ مستحسن سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی اور ان سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے انہی حرکات کا مرتکب ہو تو پھر انہیں ناگوار گذرتا ہے حالانکہ اسلام کی تعلیم ہی یہ ہے کہ

جو چیز تمہیں اپنے لئے پسند نہیں وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ (خورشید احمد)

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

مذاہب عالم

زرتشتی مذہب ۹

مکرم ملک رفیق احمد صاحب دسوہ

یہ مذہب ایران میں ساسانی حکومت کے ختم ہونے تک سرکاری مذہب رہا ہے۔ اس مذہب کے بانی کا نام حضرت زرتشت علیہ السلام تھا۔ آپ کی جائے پیدائش اور زمانہ کے متعلق اختلاف ہے۔ ایران مختلف حادثوں کا شکار رہا۔ جس کی وجہ سے تاریخی کتب محفوظ نہ رہ سکیں۔ کہتے ہیں کہ سکندر کے زمانہ میں خاص طور پر مقدس کتب ضائع ہو گئیں۔ آپ کی جائے پیدائش باختر (بلخ) اور آذربائیجان میں گزن کے مقام پر قرار دی جاتی ہے۔ بعض نے آپ کی جائے پیدائش جزن یا جزنی یار نے بھی قرار دی ہے۔ آپ کا زمانہ مختلف روایتوں کے مطابق ۶۰۰۰ ق م، ۶۰۰ ق م اور ۱۰۸۰ ق م قرار دیا گیا ہے مشہور مؤرخ بیروسس نے جو تیسری صدی قبل مسیح گزرا ہے آپ کو میڈیا کے بادشاہوں کے خاندان کا جنہوں نے کالا یا ۲۳۰۰ سال قبل مسیح سے ۲۰۰۰ ق م تک حکومت کی بانی قرار دیا ہے۔ زرتشتی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بیس سال کی عمر میں آپ نے خلوت نشینی اختیار کر لی اور دن رات مراقبہ میں گذرنے لگے اور تیس سال کی عمر میں جبیل اُدہینہ کے نزدیک کوہ سبلان پر آپ کو الہام ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جگہ قدیم زمانہ سے زیارت گاہ چلی آ رہی ہے۔ ۴۲ سال کی عمر میں آپ نے وہاں سے ہجرت کی اور دعا کی کہ مشرقی ایران کے بادشاہ گشتاسپ کو ہدایت کی توفیق ملے یہ دعا قبول ہوئی اور اس نے یہ مذہب اختیار کر لیا۔ جس کی وجہ سے آپ کا دربار میں بھی کافی اثر و رسوخ ہو گیا آپ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں استرا۔ اور وتت نرا۔ ہور چیترا آپ ۵۸۳ ق م میں ۷۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے

مذہبی کتب کا تعارف

زرتشتی مذہب کی کتاب "اوستا" کہلاتی ہے اس کے معنے دانائی اور علم کے ہیں۔ یہ اوستائی زبان میں ہے اور اس زبان میں یہ سب سے بڑی کتاب ہے کہتے ہیں کہ یہ کتاب ۱۲۰۰ ابواب پر مشتمل تھی۔ ساسانی دور میں جب یہ کتاب جمع کی گئی تو اسے ۲۱ ابواب میں تقسیم کیا گیا انگریز عالم ڈاؤ کے اندازہ کے مطابق اس کے الفاظ ۳۴۵۷۰۰ سے کم ہو کر ۸۳۰۰۰ ہو گئے اس وقت اس کاپی کو سنہری الفاظ میں لکھوا کر اصطخر کے ریکارڈ آفس میں رکھا گیا۔ سکندر نے جب حملہ کیا تو اس نے یہ محل جلا دیا جس کی وجہ کتاب بھی ضائع ہو گئی۔ موجودہ اوستا ساسانی عہد کی اوستا نہیں بلکہ یہ وہ مجموعہ ہے جو کہ لوگوں کی یادداشت سے جمع کی گئی موجودہ اوستا پانچ حصوں میں منقسم ہے (۱) یسنا (۲) ویسپرد (۳) وندیداد (۴) یشت (۵) خوردہ اوستا۔

یسنا اوستا کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ جس کے معنے عبادت اور حمد کے ہیں۔ اس کی عبادات کے موقعہ پر تلاوت کی جاتی ہے اس کے دو حصے ہیں جن میں پہلا حصہ گاتھا کہلاتا ہے۔ اور اسے بہت قیمتی سمجھا جاتا ہے (ب) ویسپرد یسنا کا تتمہ ہے اور اس کی تلاوت یسنا کے بغیر نہیں کی جاتی (ج) وندیداد۔ اس کے معنے برائی کا مقابلہ کرنے کے قوانین ہیں اس میں متفرق مضامین بیان کئے ہیں (د) یاشت۔ اس کے معنے نذر اور عقیدت کے ہیں۔ اس میں خدا تعالیٰ اور فرشتوں کو مخاطب کر کے دعائیں مانگی گئی ہیں (ہ) خوردہ اوستا اس میں روزمرہ، عیدوں اور دوسری غم اور خوشی کے مواقع کی دعاؤں کو مرتب کیا گیا ہے۔

گاتھا اوستا کو سب سے قدیمی اور مقدس سمجھا جاتا ہے۔ اس کو منظوم ہونے کی وجہ سے یہ نام دیا گیا ہے۔ یہ قدیم اور اہم ترین حصہ ہونے کے ساتھ ساتھ مشکل ترین حصہ بھی ہے کیونکہ پرانی زبان متروک ہو چکی ہے اور بعض الفاظ اس میں اس رنگ میں استعمال ہوئے ہیں جس طرح دوسرے معمول میں نہیں ہوتے نیز شاعرانہ عبارت ہونے کی وجہ سے اس کی عبارت مبہم

گا ہے۔

مندرجہ بالا کتب کے علاوہ "دینکرد" بھی مشہور ہے اس میں زرتشتی مذہب کی رسوم، تاریخ، اور ادبیات کا ذکر ہے اسے خلیفہ مامون کے زمانہ میں تالیف کیا گیا تھا۔

زرتشت مذہب کا تعارف

عام طور پر زرتشتی مذہب کے متعلق یہ دو باتیں مشہور ہیں۔

اوّل۔ وہ آگ کی پوجا کرتے ہیں۔

دوم۔ ان میں نیکی اور برائی کے متعلق الگ الگ دو خداؤں کا تصور پایا جاتا ہے۔ تحقیق سے پتہ لگتا ہے کہ ثنویت (دو خداؤں کا تصور) حضرت زرتشت علیہ السلام کے بعد پیدا ہوا ورنہ گاتھا میں توحید موجود ہے اور اس میں خدا کو واحد ماننے کی تلقین کی گئی ہے اور اسے اہور مزدا کے نام سے ذکر کیا گیا ہے اور آپ نے متعدد روحوں اور دیوتاؤں کی پرستش سے منع کیا ہے لیکن یہ تصور بڑی مضبوطی سے پایا جاتا ہے۔ کہ اہور مزدا کے ماتحت دو روحیں ہیں

(ب) انسان کی زندگی کے دو حصے ہیں یعنی دنیا اور آخرت اگلے جہان میں سخت حساب ہوگا۔

انسان کے تمام اعمال علیحدہ علیحدہ درج کئے جاتے ہیں۔ اور بڑے کام مطبور قرض لکھے جاتے ہیں۔ اگر نیک کام زائد ہوں تو بُرے کاموں کا کفارہ ہو جاتے ہیں (ج) موت کے بعد انسانی روح حساب لینے والے پل پر پہنچتی ہے۔ اگر نیک کام زیادہ ہوں تو جنت میں ورنہ دوزخ میں جاتی ہے (د) کتب مقدسہ میں عموماً خدا کی تقدیس کرنے کا حکم، روح اور بدن کو پاک رکھنے کی تلقین اور کاشت کی حفاظت کا ذکر ہے (ھ) اس مذہب کے پیرو مردوں کو جنگلی جانوروں کے آگے ڈال دیتے ہیں۔

موجودہ ایران میں کرمان اور یزد کے علاقہ میں اس مذہب کے ماننے والے موجود ہیں۔ یہ لوگ حضرت زردشت کو اپنا پیغمبر مانتے ہیں۔ زردشت اس شرک کے مخالف تھے۔ جو ان کے زمانے میں آریہ لوگوں میں رواج تھا۔ جس کے نتیجہ میں وہ مظاہر قدرت کو دیوتا بنا کر ان کی پوجا کرتے تھے۔ زردشتی عالم مسٹر پوروداؤد لکھتے ہیں۔

"زردشتی مذہب پر ثنویت کا الزام بے بنیاد ہے یہ مادی دنیا خیر و شر کا مجموعہ ہے۔ سفید سیاہ سے تاریکی روشنی سے وابستہ ہے زرتشتی مذہب میں تمام شر و برائی کی روح انگرا مینیو سے وابستہ کر دیا گیا ہے جو سچائی کی روح سپنتا مینیو کے مد مقابل ہے ان کے شر کو اہور مزدا کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔"

ایک ضروری مسئلہ کی وضاحت

بعض صاحب نصاب احباب جو زکوٰۃ کے شرعی مصرف سے ناواقف ہوتے ہیں۔ وہ کچھ رقم بعض اداروں مثلاً ہسپتال کالج یا سکولوں کو ادا کر کے سمجھ لیتے ہیں کہ گویا ان کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو گئی ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں زکوٰۃ خاص طور پر یتامیٰ۔ مساکین اور دوسرے حقیقی محتاجوں کا حق ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ تؤخذ من اغنیاءھم وترد علی فقراءھم (بخاری) یعنی زکوٰۃ امراء سے حاصل کر کے غرباء کو دی جائے۔ اگر کوئی صاحب نصاب کچھ رقم کسی اور ادارہ کو دیتا ہے تو وہ ادائیگی زکوٰۃ کی فرضیت سے سبکدوش نہیں ہوتا بلکہ اس پر جس قدر زکوٰۃ واجب ہو اس پر بدستور قائم رہتی ہے

اسی طرح بعض احباب اپنے پر واجب زکوٰۃ مقامی طور پر از خود تقسیم کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ طریق بھی صحیح نہیں ہے۔ زکوٰۃ کی تمام رقوم امام وقت کی خدمت میں آنی چاہئیں۔ ہاں اگر کوئی دوست اپنے کسی نادار رشتہ دار یا کسی دیگر مستحق کو زکوٰۃ کا کچھ حصہ تقسیم کرنا چاہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے پیشگی منظوری حاصل کرے۔

عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ وہ احباب جماعت میں اس مسئلہ کی خوب تشہیر کریں اور زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں بھجوایا کریں تاکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان رقوم کو مستحقین میں تقسیم فرما سکیں۔ (ناظر بیت المال آمد)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- نورِ مظفر اولادِ نرینہ کیلئے کورس پچپن روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

تحریک جدید کے سال نو کیلئے انفرادی طور پر پیش کئے جانیوالے وعدے

(۲)

۳۱-	مکرم پیر عبد الحمید صاحب دار البرکات ربوہ	۷۵	۱۳
۳۲-	" الحاج شیخ محمد عبد اللہ صاحب لائلپور شہر	۰۰	۱۰۰۰
۳۳-	" چوہدری عنایت اللہ صاحب دار الرحمت ربوہ	۵۰	۳۴
۳۴-	" میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر تجارت "	۰۰	۲۹۵
۳۵-	" چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول "	۰۰	۱۶۸
۳۶-	" سردار مصلح الدین صاحب "	--	۵۵
۳۷-	" چوہدری سعید احمد صاحب ڈسپنسر "	--	۳۹
۳۸-	" سردار عبد الحق صاحب شاکر "	۱۰	۹۹
۳۹-	" حکیم رحمت اللہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید "	۳۷	۴۰
۴۰-	" محمد یوسف صاحب ناصر " "	--	۲۲
۴۱-	" منظور احمد صاحب " "	۰۰	۱۳
۴۲-	" رشید احمد صاحب مبشر " "	۰۰	۲۵
۴۳-	" سید عبد السلام صاحب	--	۲۸
۴۴-	" ملک محمد بوٹا صاحب ٹانگہ والے	--	۱۷
۴۵-	" صوبیدار مختار محمود صاحب	--	۶۱
۴۶-	" مرزا محمد ادریس صاحب	۰۰	۵۵
۴۷-	" چوہدری احمد الدین صاحب کارکن وکالت مال ربوہ	۰۰	۲۴
۴۸-	" فرزند علی صاحب " امانت تحریک "	۰۰	۱۸
۴۹-	" خواجہ صفی الدین صاحب	۲۵	۱۵
۵۰-	" چوہدری عبد العزیز صاحب دواخانہ خدمت و شفا لاہور	۰۰	۵۰
۵۱-	" حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال ثانی	--	۲۶۰
۵۲-	" چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال نائب وکیل المال	۰۰	۶۷
۵۳-	" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ	۰۰	۴۰
۵۴-	" محمد سلیم احمد صاحب دفتر پی ایس ربوہ	۱۵	۱۵
۵۵-	" مبارک احمد صاحب انصاری	۰۰	۸۵
۵۶-	" مولوی ابو العطاء صاحب	۰۰	۱۰۱
۵۷-	" شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ	۰۰	۱۰۵
۵۸-	" مرزا محمد یعقوب صاحب مع لواحقین "	۴۲	۶۳
۵۹-	" منشی محمد صادق صاحب احمد نگر	۰۰	۱۹
۶۰-	" صوفی عطا محمد صاحب ربوہ	۰۰	۱۰
۶۱-	" صوفی خدا بخش "	۰۰	۱۰۵
۶۲-	" صوفی حبیب اللہ "	۰۰	۱۰
۶۳-	" سید محسن شاہ "	۰۰	۱۰
۶۴-	" بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دار الصدر ربوہ	۰۰	۱۱
۶۵-	" میاں محمد یحییٰ نیلا گنبد لاہور	۰۰	۲۶۰
۶۶-	" چوہدری نذیر احمد صاحب سرگودھا	۰۰	۱۰۰۰

(وکیل المال اول)

درخواست دعا — مکرم غلام مصطفےٰ صاحب باغبانپورہ لاہور عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ٹنڈر مطلوب ہیں

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جو ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے کے موقعہ پر مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۱- بڑا گوشت ۲- چھوٹا گوشت

شرائط وغیرہ دفتر کے اوقات میں دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

ٹنڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ نبوت ۱۳۴۷ ہش ۱۰ نومبر ۱۹۶۸ء ہے

(ناظم سپلائی جلسہ سالانہ)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳۳

بے بی ٹانک

بچوں کی ہر قسم کی کمزوری۔ سوکھا پن بدہضمی۔ دستوں قے۔ دانت نکالنے کی تکالیف اور مٹی کھانے کی عادت کو دور کرنے کے لئے لاثانی دوا۔ قیمت ۳/۰

* کیور ہومیو میڈیسن ۳۵ کمرشل بلڈنگ۔ مال لاہور
* ڈاکٹر رحمت ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اعلان گمشدہ گھڑی

اجتماع انصار اللہ میں ایک گھڑی گم ہو گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو براہ کرم اس پتہ پر مجھ سے ملیں۔ گھڑی لانے والے صاحب کی خدمت میں ۱۰ روپے بطور شکریہ پیش کئے جائینگے

عبد الباسط قریشی ۱۴/اے دار الرحمت وسطی ربوہ

دنیا بھر میں بہترین

رشید چولہے

جو لحاظ خوبصورتی، پائیداری، تیل کی بچت اور افراط حرارت بے مثال ہیں
اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں

تیار کنندگان رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ بیڈ سپریڈ فرشی دریاں کھیس تو دئے جاتے نماز کشوک اور پرچوں مل سکتے ہیں۔

وسیم اپلسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

بحمد اللہ شافی

اوٹلی بے بی ٹانک

بچوں کے دست پیچش نزلہ زکام بخار دانت نکالنے کے زمانہ میں نیز سوکھا اور کمزور بچوں کے لئے واحد ٹانک آل فاس بائیو کیمک ۱۲x مرکب

قیمت ایک شیشی ایک ماہ کے لئے ۲/۲۵ روپیہ تین کورس اکٹھے منگوانے پر محصول ڈاک معاف۔

ڈاکٹر صاحبان کو خاص رعایت۔

تیار کردہ۔ ہومیو ڈاکٹر ایس اے مجاہد

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

خوبصورت اور مضبوط دانت

جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔

دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

نصرت آرٹسٹ پریس پر

الیس اللہ بکافٍ عبدہ

چھپا ہوا ہے۔
ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس ربوہ

۱۵

ہائی بلڈ پریشر کی طبی دوا

محترمہ بیگم صاحبہ جناب مرزا اعظم بیگ صاحب کوئٹہ سے تحریر فرماتی ہیں:-
"مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہائی بلڈ پریشر کی طبی دوا سے بہت فائدہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بے انداز اجر عطا فرمائے کہ آپ کی اس مفید دوا نے بہت سے لوگوں کو فائدہ اور بھلا کیا ہے" قیمت فی شیشی پانچ روپے فہرست ادویہ طلب کرنے پر ارسال ہوگی۔

طبیہ عجائب گھر ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ

مجرب لاثانی

حب مقوی معدہ

معدہ جگر کو طاقت دینے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے معدہ جگر کی تمام بیماریوں کے لئے تیر بہدف کا درجہ رکھتی ہے چند دنوں میں معدہ جگر کی گئی گذری حالت بحال ہو جاتی ہے۔
قیمت ۸ گولی ۳/- روپے۔ احمدیہ دواخانہ
متصل ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان ہے جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ ریشہ بستر فرنیچر دریاں کھیس تولئے، جائے نماز تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں۔
وسیم میپسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار۔ لائل پور

اسلام کی روز افزوں ترقی
کا آئینہ دار
ماہنامہ

تحریکِ جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے۔
(مینیجر)

سرمہ ممیرا خاص

آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے
بہترین سرمہ
اس سرمہ کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہر کس و ناکس اس کے فوائد سے بخوبی واقف ہے۔ فی تولہ تین روپے

دوائی فضلِ الٰہی

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ان کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے بارہا تجربہ ہو چکا ہے
قیمت مکمل کورس ۱۶/ روپے

دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

پاک ٹاؤن

میں
۶۰ روپے فی مرلہ سستی زمین
بہت اچھا موقعہ
لاہور شیخوپورہ روڈ پر دریا اور بھوار رقبہ فیکٹریوں کے نزدیک پاک ٹاؤن سکیم نمبر ۱ میں پلاٹ رہائشی پلاٹ خریدئے
سہولتیں
جامع مسجد، پارک، ہسپتال، ڈاکخانہ، بجلی سوئی گیس، بچہ، سکول، اومنی بس روٹ نمبر ۲ و دیگر ٹرانسپورٹ کے ذرائع نیز ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں پتہ: املاک کارپوریشن
نسبت بلڈنگ ۴۴ راوی روڈ۔ لاہور

شرح چندہ

سالانہ/ ۳۰ ششماہی/ ۱۶ سہ ماہی/ ۹ روپے
روزنامہ
ماہانہ ۳/۲۵
ربوہ

الفضل

خطبہ نمبر سالانہ ۸ روپے
ممالک بیرون کیلئے سالانہ ہوائی ڈاک
امریکہ اور افریقہ -/۲۶۶
افریقہ انگلینڈ -/۲۰۶
سمندری ڈاک
سالانہ ۵۰ روپے
(مینیجر الفضل ربوہ)

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عام تحفہ، آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے بہترین سرمہ خارش پال بند یا سنی ناخنہ پلکی دھند وغیرہ امراض کا بہترین علاج ہے استعمال سے آنکھ کا سیاہ رنگ چمکدار عورت مردوں سب کے لئے یکساں مفید ہے
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید

لاجواب اور عجیب و روز کا بہترین یہ سرمہ نہایت درجہ مقوی بصر ہے نظر تیز کرتا اور عینک اتار تا ہے۔
خارش، پانی ڈھلکنا، ککرے، موتیا وغیرہ کا بہترین علاج ہے
قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

صدر موصیان وسیکرٹری صاحبان مال توجہ فرمائیں

نظامت بہشتی مقبرہ کو موصیوں کے ریکارڈ کو جماعت وار ترتیب دینے کے لئے ہر جماعت کے موصی صاحبان وصیت آمد و جائیداد کی فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ درکار ہے۔

نمبر شمار	نام موصی یا موصیہ	ولدیت یا زوجیت	نمبر وصیت	مکمل پتہ

صدر صاحبان موصیان وسیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دفتر ہذا کو مطلوبہ فہرست فوری طور پر مہیا فرما کر مشکور فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دس روپے میں بواسیر غائب

جناب سلمز کیپسول کا مکمل کورس صرف دس روپے میں خرید کر موذی اسی مرض سے نجات حاصل کریں پمفلٹ اور نسخہ کی خوراک
سپیریئر ہومیو ایجنسی ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے وائٹ لیگہارن کی عمدہ نسل کے بچے نکالنے والے انڈے اور ایک روزہ چوزے حاصل کریں۔ ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے ریٹ انڈے -/۶ روپے درجن اور ایک روزہ چوزے ۱۸ روپے درجن۔
(مینیجر)

ضروری اعلان

اخاء ۱۳۴۷ ہش کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ نبوت ۱۳۴۷ ہش تک ضرور بھجوا دیں ورنہ دفتر ھذا مجبوراً ایجنسیوں کی ترسیل روک دے گا۔
(مینیجر)

درخواست دعا

عزیزم محمد اقبال ابن شیخ عبدالواحد صاحب آف کوئٹہ ایک صدمہ کی وجہ سے حواس کھو بیٹھے ہیں جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے (شیخ نذیر احمد ربوہ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۵ر اخاء تا ۳۱ر اخاء ۱۳۴۷ ہش

۱۔ گذشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔
احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ ہفتہ کے دوران آنکھ کے نیچے پھنسی نکل آنے، بار بار ضعف اور سردرد کی تکلیف ہو جانے نیز گلے میں خراش ہو جانے کی وجہ سے ناساز رہی۔
احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے آمین اللّٰھم آمین۔

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۵ر اخاء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے ۳۵ ویں سال کا اعلان فرمایا۔ حضور کے اس خطبہ کا مکمل متن آج کی اشاعت میں ہدیۂ قارئین ہے۔ اسی روز متعدد جماعتوں کے عہدیداروں اور افراد نے جو اجتماع انصار اللہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے مسابقت کی روح کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مالی قربانی کے جو وعدے پیش کئے ان کی میزان اللہ تعالےٰ کے فضل سے سو لاکھ ۲۰ ہزار آٹھ سو پچاس روپے تک پہنچ گئی۔ یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جاری ہے اور وعدوں کی رفتار سے اندازہ ہوتا ہے کہ مخلصین جماعت انشاء اللہ ۸ لاکھ روپے کے مطالبہ کو پورا کر کے اس ضمن میں اپنے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی توقعات کو پورا کر دکھائیں گے۔

۴۔ انصار اللہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع جو ربوہ میں ۲۵ر اخاء کو بعد نماز جمعہ شروع ہوا تھا۔ دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین روز جاری رہنے کے بعد ۲۷ر اخاء کو ڈیڑھ بجے بعد دوپہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔
امسال مشرقی و مغربی پاکستان کی ۳۵۵ مجالس کے ۷۳۰ نمائندگان ۱۵۷۳، اراکین اور ۲۰۵۷ زائرین نے شرکت کی۔ جب کہ گزشتہ سال ۳۲۲ مجالس کے ۶۵۲ نمائندگان ۱۵۶۲، اراکین اور ۱۹۴۰ زائرین شریک ہوئے تھے۔
اجتماع میں احباب کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے حقائق و معارف سے پُر افتتاحی اور اختتامی خطابات سے فیض یاب ہونے اور علوم سماوی سے اپنی جھولیاں بھرنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ حضور ایدہ اللہ کی اقتدا میں اجتماعی دعاؤں کے متعدد انمول مواقع میسر آئے۔ ایک وقت حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر اپنے آقا کے ساتھ شریک طعام ہونے کی سعادت ملی۔ وہ پنجگانہ نمازوں اور رات کی خاموش گھڑیوں میں بالالتزام ادا کی جانے والی نماز تہجد نیز قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف درسوں کے علاوہ دن رات جاری رہنے والے انفرادی اور اجتماعی ذکرِ الٰہی میں شریک ہوئے۔ پھر ذکر حبیب علیہ السلام کی پُر معارف مجالس سے بھی وہ فیضیاب ہوئے۔ اجتماع کے آٹھ اجلاسوں میں سے ایک اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدسی صفات اور فدا کار و جاں نثار صحابہ کرام کی سیرت و کردار کے اذکارِ مقدس کے لئے مخصوص تھا۔ ان صحابہ سے متعلق مضامین صدق و صفا اور اخلاص و وفا کا یہ تحدیثی تذکرہ بہت ہی تاثیر و پُر اثر ثابت ہوا۔ احباب کو صحابہ کرام کے انتہائی اعلیٰ معیار خدمت و فدائیت کی روشنی میں خود اپنے عمل و کردار کا محاسبہ کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے دلوں کو خدمت اسلام کے لئے عزم اور نئے ولولوں سے ہمکنار کرنے کا انمول موقع میسر آیا۔ اس طرح یہ اجتماع بھی اپنی عظیم الشان برکات کی وجہ سے اس میں شامل ہونے والے ہزاروں خوش نصیب انصار و خدام کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیاد ایمان و عرفان کا موجب ہوا اور وہ روحانی نعمتوں سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

۵۔ ۲۷ر اکتوبر کو ربوہ میں بھی یوم انقلاب کی دسویں سالگرہ پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز نماز فجر کے بعد شہر کی ۲۷ مساجد میں اجتماعی دعا کا اہتمام ہوا۔ جس میں پاکستان کی روز افزوں مضبوطی و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ طلوع آفتاب کے ساتھ ہی ٹاؤن کمیٹی، دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور دفاتر تحریک جدید کی عمارتوں پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔ رات کو اہم عمارتوں نیز گولبازار، اور رحمت بازار میں بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ ۲۸ر اکتوبر کو ربوہ کے دفاتر اور جملہ تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی۔

وقفِ جدید کا چندہ

اور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ر اکتوبر (اخاء) ۱۹۶۸ء میں فرمایا:—
"میری یہ خواہش ہے اور میں دعا بھی کرتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان بچے اور چھوٹے بچے جنہیں میں نے اس میں شامل کیا ہوا ہے، وقف جدید کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیں۔ اور میرے نزدیک ایسا ممکن ہے لیکن ان کے والدین اور سرپرست اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں رکھتے۔ یا انہیں ذمہ داری کا اتنا احساس نہیں جتنا ہونا چاہیئے"۔

حضور ایدہ اللہ کے مندرجہ بالا ارشاد سے واضح ہے کہ حضور جماعت کے ہر بچے اور ہر بالغ کو اس مبارک تحریک میں شامل کرنا پسند فرماتے ہیں۔ پس مبارک ہے وہ شخص جو نہ صرف خود بلکہ اپنے بال بچوں سمیت اس مبارک تحریک میں شامل ہوتا ہے یاد رکھئے امام کی آواز کی تعمیل میں ہی اپنی اور دنیا کی سعادت ہے۔ وقف جدید کے موجودہ مالی سال کے اختتام میں صرف دو ماہ باقی ہیں۔ پس اپنا قدم آگے بڑھائیں اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں سعادتِ دارین حاصل کریں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس

نمبر پی آر۔ ۱/۶۸/ڈبلیو اے جی/ ۸

۳۴۰ عدد براڈگیج (۵-۶) برجز۔ راٹ کنٹرول ٹائپ مکمل ہمعہ پرپیمبلٹ اور ریڈی ایبل برائے ہموکس جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کو درکار ہے کی فراہمی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں فراہمی شیڈول آف ریکوائرمنٹس میں درج اعداد و شمار اور پی آر ایس کنٹرولیشنز آف کنٹریکٹ نمبر اے۔ ۵۔ ۶۲ کے مطابق ہو۔ ٹنڈر دستاویزات بشمول ہدایات برائے ٹنڈر دہندگان ٹنڈر فارم شیڈول آف ریکوائرمنٹ اور کنڈیشنز آف کنٹریکٹ وغیرہ دفتر سیکرٹری ریلوے بورڈ، گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز (کمرہ نمبر ۷ پہلی منزل) ایمپرس روڈ لاہور یا دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز اینڈ سپلائیز پی ڈبلیو آر کراچی چھاؤنی سے ۱۹ نومبر ۶۸ء تا ۲۰ جنوری ۶۹ء تک کسی بھی کام کے دن ۱۲ بجے کے دوران ۱۰۰ آنے فی سیٹ کی ادائیگی پر حاصل کی جاسکتی ہیں یہ رقم ہرگز واپس نہ کی جائے گی۔ (۳) ٹنڈر صرف اسی صورت میں قبول ہوں گے جب کہ وہ اصل مقررہ فارم پر موصول ہوں گے۔ ان کے ہمراہ ٹنڈر دستاویزات سے منسلکہ شیڈول بھی ارسال کریں (۴) ٹنڈر سیکرٹری، ریلوے بورڈ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز ایمپرس روڈ لاہور کو ۱۲ر جنوری ۱۹۶۹ء تک پہنچ جانے چاہئیں یا اس تاریخ اور وقت سے پہلے پہلے دفتر ڈپٹی چیف پرکیورمنٹ اینڈ ڈیولپمنٹ ریلوے بورڈ پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹر (کمرہ ۱۹ گراؤنڈ فلور) ایمپرس روڈ لاہور میں رکھے ہوئے ٹنڈر بکس میں ڈالے جائیں ٹنڈر ۲۳ر جنوری ۱۹۶۹ء کو گیارہ بجے دن بر سر عام کھولے جائیں گے

اے ایچ خان پی آر ایس
برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ

نمبر ۲۰ ۳ ف (۷)